جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل عمران

(۱۷)

(گزشتہ سے پیوستہ)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ، وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا، اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ ، وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾

(اِس کے برخلاف) جو لوگ اللہ کے عہد[۱۴۴] اور اپنی قسموں[۱۴۵] کو تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں، اُن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، اور اللہ قیامت کے دن نہ اُن سے بات کرے گا، نہ اُن کی طرف نگاہ التفات سے دیکھے گا اور نہ اُنھیں (گناہوں سے) پاک کرے گا،[۱۴۶] بلکہ (وہاں) اُن کے لیے ایک دردناک سزا ہے۔[۱۴۷] ۷۷

---

[۱۴۴] اس سے مراد وہ عہد ہے جو اللہ کی شریعت اور آخری بعثت سے متعلق یہود سے لیا گیا تھا۔

[۱۴۵] یعنی وہ قسمیں جو انھوں نے اللہ کے نبیوں، بالخصوص نبی امی پر ایمان اور ان کی تائید و نصرت کا عہد کرتے وقت کھائی تھیں۔ آیت ۸۱ میں ان کے اس عہد اور ان قسموں کا ذکر آئے گا۔

[۱۴۶] مطلب یہ ہے کہ ان کے جرائم ایسے نہیں ہیں کہ تھوڑی بہت سزا دے کر اللہ انھیں پاک کر دے، بلکہ ایسے سخت ہیں کہ ان کی سزا ہمیشہ کی دوزخ ہی ہو سکتی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ ، لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتٰبِ ، وَمَا هُوَ مِنَ الۡكِتٰبِ ، وَ يَقُوۡلُوۡنَ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ، وَمَا هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰه ، وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ ، وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۸﴾

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّؤۡتِيَهُ اللّٰهُ الۡكِتٰبَ ، وَالۡحُكۡمَ ، وَالنُّبُوَّةَ ، ثُمَّ يَقُوۡلَ

اور اِن میں وہ لوگ بھی ہیں کہ اللہ کی کتاب کو پڑھتے ہوئے اپنی زبان کو اس طرح توڑتے مروڑتے ہیں کہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں، وہ کتاب ہی کی عبارت ہے، دراں حالیکہ وہ کتاب کی عبارت نہیں ہوتی، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، دراں حالیکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا، اور (اِس طرح) جانتے بوجھتے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔[۱۴۸] ۷۸

(پھر یہی نہیں، وہ اللہ کے پیغمبر پر بھی جھوٹ باندھتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ) کسی انسان کی یہ

---

[۱۴۷] آیت کے الفاظ میں یہود کے لیے کتنی نفرت اور کیسی شدید بے زاری چھپی ہوئی ہے، اس کا اندازہ ہر وہ شخص کر سکتا ہے جو الفاظ کے تیور کچھ پہچانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حیثیت انھیں دی اور اس کے لحاظ سے جو معاملہ ان کے ساتھ کیا، اس کے بعد یہ اسی کے سزاوار تھے۔ سورۂ بقرہ میں اس کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ انھیں دیکھنے کے بعد کسی شخص کو اس پر تعجب نہیں ہو سکتا۔

[۱۴۸] یہ ان تدبیروں میں سے ایک تدبیر کا ذکر ہے جو اہل کتاب نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے عہد کی ذمہ داریوں سے بچنے کے لیے اختیار کر رکھی تھیں۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

> ''...اس جرم کا ارتکاب یہود و نصاریٰ، دونوں ہی نے کیا ہے۔ اس کی مثال میں ہم نے لفظ ''مروہ'' کا ذکر کیا ہے۔ یہ لفظ تورات میں حضرت ابراہیم کی سرگزشت کے سلسلہ میں آیا ہے کہ اس مقام پر ان کو بیٹے کی قربانی کا حکم ہوا۔ یہود نے اس قربانی کے واقعے میں جہاں کمی اور بیشی کی نوعیت کی بہت سی تبدیلیاں کی ہیں، وہیں لفظ مروہ کی قرأت کو بگاڑ کر مریا، موریا، موریاہ، مورہ اور نہ جانے کیا کیا بنایا تا کہ مکہ کی مشہور پہاڑی مروہ کے بجائے اس سے بیت المقدس کے کسی مقام کو مراد لے سکیں اور اس طرح حضرت ابراہیم اور ان کی ہجرت و قربانی کے واقعہ کا تعلق بیت اللہ سے بالکل کاٹ دیں۔ مقصد اس ساری کاوش سے ان کا یہ تھا کہ اس ایر پھیر سے ان پیشین گوئیوں اور اشارات کا رخ موڑا جا سکے جو بنی اسماعیل اور ان کے اندر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق تورات کے صحیفوں میں وارد تھیں۔'' (تدبر قرآن ۲/ ۱۲۸)

لِلنَّاسِ : كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ، وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ
تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ ، وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا
الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ، اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾

شان نہیں ہے کہ اللہ اُس کو اپنی کتاب دے اور (اُس کے مطابق) فیصلہ کرنے کی صلاحیت اور نبوت عطا فرمائے، پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کے بجائے تم میرے بندے بن جاؤ۔ (نہیں)، بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ لوگو)، اللہ والے بنو،[149] اِس لیے کہ تم اللہ کی کتاب پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔ اور نہ وہ تم سے یہ کہے گا کہ فرشتوں اور نبیوں کو اپنا رب بنا لو۔ تمھارے مسلمان ہو چکنے کے بعد کیا وہ تمھیں کفر اختیار کر لینے کا حکم دے گا؟[150] ۷۹۔۸۰

---

[۱۴۹] اصل میں لفظ 'ربنیین' آیا ہے۔ یہ 'ربانی' کی جمع ہے جس کے معنی خدا پرست اور اللہ والے کے ہیں۔ عربی زبان میں یہ لفظ عبرانی سے آیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

[۱۵۰] یہ اب عقل سلیم کو مخاطب کر کے قرآن نے اپنے تمام مخاطبین یہود و نصاریٰ، بلکہ قریش مکہ کو بھی توجہ دلائی ہے کہ جن توہمات کو وہ اپنے عقائد بنائے ہوئے ہیں، ان کی نسبت ان کے جلیل القدر پیغمبروں سے ہرگز درست نہیں ہے۔ اللہ کا کوئی پیغمبر بھی ایمان و اسلام کی دعوت دینے کے بعد اپنے پیرووں کو کفر و شرک میں جھونک دینے کی کوشش نہیں کر سکتا۔ اس طرح کی کوئی چیز جہاں نظر آئے، سمجھ لینا چاہیے کہ یہ گمراہ کن لوگوں کی تحریفات کا نتیجہ ہے۔ اسے کسی پیغمبر کی دعوت قرار نہیں دیا جا سکتا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

[باقی]